

سوال

گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل وراثت کے مسئلہ کی قرآن و سنت کے مطابق وضاحت چاہتا ہوں ؟
ایک شخص کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں ان میں سے ایک بیٹا فوت ہو گیا اور والد ابھی زندہ ہے ، اس کی کچھ مدت بعد والد کی بیوی فوت ہو گئی اور ترکہ میں کچھ ممتلك جو صرف اس کی ذاتی ملکیت تھی چھوڑیں ، سوال یہ ہیں کہ :

1- ماں کی ممتلكات کس طرح تقسیم ہونگی ؟

2 - باپ کی موت کے بعد وراثت کس طرح تقسیم ہوگی خاص کر فوت شدہ بیٹے کے متعلقہ ؟

بیٹا فوت ہوا تو اس نے دو بیویاں سوگوار چھوڑیں (پہلی بیوی میں سے اس کا ایک بیٹا اور دوسری میں سے تین بیٹے ہیں) کیا فوت شدہ بیٹے کی اولاد وارث بنے گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سوال میں ایک بار والد کی بیوی اور دوسری بار ماں کے لفظ بولے گئے ہیں، اس تعبیر کے اعتبار سے حکم بھی مختلف ہے جسے مد نظر رکھتے ہوئے دونوں احتمال کے اعتبار سے جواب دیا جاتا ہے :

اول :

فوت شدہ بیٹے کے ترکہ کی تقسیم :

اس کی دونوں بیویوں کو آٹھواں حصہ ملے جو وہ دونوں آپس میں برابر تقسیم کریں گی .

اس کے والد کو چھٹا حصہ ملے گا .

اگر تو وہ عورت (سوال میں احتمال کی بنا پر) ماں ہے تو اسے چھٹا حصہ ملے گا ، اور اگر اس کے باپ کی بیوی ہے اس کی ماں نہیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا .

اور باقی سارا مال اس کے چاروں بیٹوں کو ملے گا جو وہ آپس میں برابر برابر تقسیم کریں گے .

دوم :

والد کي بيوي يا ماں کے ترکہ کي تقسيم :

اگر والد کي بيوي ہے اور اس کي کوئي اولاد نہیں - موجودہ خاوند سے يا اگر اس نے پہلے بھي شادي کي ہے تو اس ميں سے بھي - تو اس صورت ميں اس کے خاوند کو نصف ملے گا ، اور سائل نے ہمیں اس کے باقي وراثہ کا نہیں بتايا تاکہ باقي ترکہ بھي تقسيم کيا جاسکے .

اور اگر اس کي اولاد ہے - موجودہ خاوند يا اس کے علاوہ کسی اور سے - تو اس کے خاوند کو چوتھا حصہ ملے گا ، اور سائل نے باقي وراثہ کے بارہ ہمیں نہیں بتايا .

اور اگر وہ ماں ہے تو اس کے خاوند کو چوتھا حصہ اور اس کي موت کے وقت جو زندہ اولاد تھي انہیں باقي ترکہ ملے گا ايک مرد کو دو عورتوں کے برابر (يعني: لڑکي سے ڈبل)

سوم :

والد کے ترکہ کي تقسيم :

اس کي بيوي - اگر اس کي بيوي ہوتو - کو آٹھواں حصہ ملے گا .

اور باقي سارا مال اس کي موت کے وقت زندہ اولاد کے مابين تقسيم ہو گا دولڑکیوں کے برابر ايک لڑکے کو ديا جائے گا .

اور اگر اس کي بيوي نہ ہو تو سارا ترکہ اولاد کو ملے گا ، لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر کے حساب سے .

اور رہا مسئلہ فوت شدہ بیٹے کي اولاد کا اس کے والد کي زندگي ميں تو وہ اپنے دادے يادادي کي وراثت کے حقدار نہیں ، اور یہ کہ بیٹا - زندہ ہوتا تو - وارث بنتا اس کا یہ معني نہیں کہ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کا حصہ اس کي اولاد ميں منتقل ہو جائے گا .

کیونکہ اس صورت ميں علماء کرام کے اجماع کے مطابق یہ بچے چچاؤں کے موجود ہونے کي بنا پر وارث نہیں ہونگے .

والله اعلم .